معیشت کی زبوں حالی

قرآن شریف میں آیا ہے:۔﴿والله يرزق من يشاء بغير حساب﴾[البقرۃ:۲۱۲]''اللہ تعالیٰ، جسے چاہیں، بغیر حساب رزق عطا فرما دیتے ہیں''۔ پھر فرمایا:۔﴿يبسط الرزق لمن يشاء ويقدر﴾[الشوریٰ:۱۲]''اور اللہ تعالیٰ اپنی مرضی کے مطابق جسے چاہیں، رزقِ بسیط عطا فرما دیتے ہیں اور جسے چاہیں، اس کا رزق محدود کر دیتے ہیں''۔ پھر فرمایا:۔﴿ومن أعرض عن ذكري فان له معيشةً ضنكاً﴾[طٰہٰ:۱۲۴]''جس نے میرے ذکر (قرآن اور نماز) سے منہ موڑا، اس کی معیشت تنگ ہوگی''۔

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:''جس نے کفایت سے کام لیا، وہ کنگال نہ ہوگا''۔

آج کل یہ ہولناک خبریں گشت کر رہی ہیں کہ ملک ڈی فالٹ ہونے کو ہے۔ ہوسکتا ہے یہ وطن دشمن عناصر کی ڈس انفارمیشن کا حصہ ہو مگر آسمان کو چھوتی ہوئی گرانی اور جناب شوکت ترین کا یہ اعلان کہ اگلے دس بیس دن میں تین سے پانچ ارب ڈالر کی کمی کا سامنا ہوگا، ان خبروں کی صداقت پر شہادت دیتی ہیں۔ ہمارے نزدیک یہ سب کچھ، اس حکمران طبقہ کی لوٹ مار کا نتیجہ ہے جو گزشتہ ساٹھ سال سے ہماری گردن پر سوار چلا آرہا ہے۔ اس میں کسی غیر کا ہاتھ نہیں ہے۔ یہ سب ہمارا اپنا کیا دھرا ہے۔ ہم حکمرانوں کو مجرم اور عوام الناس کو بری نہیں ٹھہراتے۔ حکمران بے تدبیر اور عوام فضول خرچ ہیں۔ اگر کوئی کفایت کرتا ہے تو بھی اس میں برکت نہیں ہوتی کیونکہ سب بچتوں پر بنکوں سے سود لیا جاتا ہے، صدقہ روکا جاتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی پالیسی اس کے الٹ ہے۔﴿يمحق الله الربا ويربي الصدقات﴾[البقرۃ:۲۷۶]''وہ سود کو مٹاتا اور صدقہ میں برکت ڈالتا ہے''۔ سود کو اللہ نے مٹایا اور ہم بین الاقوام میں گداگر ہو کر رہ گئے۔ ہمارا اللہ ہم سے ناراض ہو گیا کیونکہ ہم نے اس کی کتاب کو پس پشت ڈالا اور رزق کی تنگی کتاب اللہ اور سنتِ رسول ﷺ سے اعراض کا بدیہی نتیجہ ہے۔ ماہرین معاشیات کے سارے تبصرے درست، طلب ورسد کا قانون درست، یہ اسباب پر مبنی ہیں جبکہ ہم مسبب الاسباب کی بات کرتے ہیں۔ اس مسبب کی جو آسمان سے رزق اتارتا ہے۔ اگر اس نے رزق کم اتارا ہے تو اس کی ناراضگی ظاہر ہے اور اگر ہم نے اسی کے عطا کردہ رزق کو اسراف سے برتا ہے تو بھی اس کا غضب ہے۔

یہ ذخیرہ اندوزی اور سمگلنگ کون کرتا ہے۔ منڈی میں رسد کو طلب سے کم رکھ کر کمیابی اور پھر گرانی کون پیدا

کرتا ہے۔ یہ پاکستانی قوم کے افراد ہیں۔ یہ سب کچھ کون کراتا ہے؟ ملک کی انتظامی مشینری کراتی ہے۔ چاول ابھی پچھلے سال کا گوداموں میں بھرا پڑا ہے مگر ریٹ قابو سے باہر ہے۔ آٹا اور بجلی نایاب ہے۔ بجلی چوری میں عوام برابر کے شریک ہیں۔ واپڈا کے دفاتر جلانے سے چھ ہزار میگا واٹ یومیہ کی کمی تو پوری ہونے سے رہی۔ الزام ہے مشرف گورنمنٹ نے آٹھ سالوں میں بجلی کی پیداوار میں ایک میگا واٹ کا بھی اضافہ نہیں کیا ہے۔ بجا! لیکن راجہ پرویز اشرف نے آٹھ ماہ کے دوران میں کتنے میگا واٹ کا اضافہ کیا ہے؟ یہ پرویز بھی ''سنتِ پرویزی'' پر کاربند ہے۔ لوڈ شیڈنگ کرتا ہے۔ ریٹ بڑھاتا ہے مگر پیداوار نہیں بڑھاتا۔ سومرو میاں نے ایک بار اور گیلانی صاحب نے دوبار گندم کی قیمت برھا کر اپنے جاگیر دارانہ ذہن کو طشت از بام کر دیا ہے۔ دلیل یہ دی گئی کہ کاشتکار کو اچھی قیمت ملے گی تو گندم کا زیر کاشت رقبہ بڑھا دے گا اور قلت ختم ہو جائے گی مگر یہ نہیں بتایا کہ کاشتکار کون ہے؟ ملک کی اسی فی صد آبادی پر سومرو، گیلانی، لغاری، مزاری، جتوئی، ٹوانے، جونیجو، بھٹو، زرداری، سردار اور نواب قابض ہیں۔ یہ ساری قیمت انہی کی بوریوں اور تجوریوں میں جائے گی۔ رہا چھوٹا مالک اراضی تو وہ بھوکا مرتا ہے وہ گندم کہاں بیچتا ہے جاگیر دار اور ان کے بے رحم کارندے یوم حصاد پر (کٹائی کے دن)، کھلیان سے برداشت کیلئے آتے ہیں تو اپنے مظلوم ہاریوں اور مزارعوں کیلئے کھلیان میں سوائے خاک کے باقی کچھ نہیں چھوڑتے اور پھر یہ ننگ دھڑنگ مظلومین، ان منشیوں اور کارداروں سے اپنی ہی پیدا کردہ گندم اور اپنے ہی خون پسینے کی کمائی، نئے بہی کھاتے پر انگوٹھے لگا کر قرض کے طور پر لے جاتے ہیں۔ دوسری دلیل اس سے بھی زیادہ بودی ہے کہ پاکستان کے پڑوسی ممالک میں گندم گراں ہے، اس لئے سمگلر ارزاں نرخ پر خرید کر، گراں قیمت پر سمگل کر دیتے ہیں مگر اس سوال کا جواب گیلانی صاحب ضرور دیں کہ اگر واقعی یہی بات ہے تو وہ اور ان کی اتنی بڑی مشینری کس مرض کی دوا ہے۔ ملک کو ڈاکو، سمگلر اور اہل اقتدار ایک ہی طرح لوٹ رہے ہیں اور حکومت صرف حکومت کر رہی ہے۔ نوائے وقت والے محترم مجید نظامی کا یہ فلسفہ غلط ثابت ہو گیا کہ سارے فساد کی جڑ مشرف ہے۔ اب یہ جڑ تو کٹ گئی۔ عوام کی نمائندہ حکومت برسر اقتدار ہے مگر فساد بدستور پنپ رہا ہے۔ حکومت اگر واقعی اس معاشی بحران پر قابو پانا چاہتی ہے تو بے رحم مالی ڈسپلن قائم کرے۔ پہلے قدم کے طور پر تمام سرکاری افسروں سے گاڑیاں اور پٹرول کی رعایت واپس لی جائے۔ تمام سرکاری دفاتر سے اے سی اور میٹر اتروائے جائیں۔ تمام سرکاری افسروں، وزیروں، مشیروں کے اندرونِ ملک اور بیرون ملک دوروں پر پابندی لگائے۔ پی۔ آئی۔ اے کے جتنے جہاز آپریشنل ہیں، ان کا حساب کرے اور اتنے بیڑے پر جتنا عملہ برطانیہ رکھتا ہے، رکھے تو ایک سال کے اندر اندر خزانہ معمور ہو جائیگا۔ یہ تو حکومت کرے۔ اب عوام گوشِ ہوش سے سنیں! تمہاری بگڑی نہیں بن سکتی تا آنکہ تم سود کھانا نہ چھوڑ دو، کتے، اصیل مرغ اور بٹیر لڑانا اور پتنگیں اڑانا نہ چھوڑ دو، شادی بیاہ پر باجے گانے،

مجرے، آتشبازی نہ چھوڑ دو، اپنی شادیاں، گھر کی چار دیواری تک محدود نہ کر دو، مسجدیں آباد اور غیر اللہ کے آستانے غیر آباد نہ کرو۔ تاجر سٹاک ایکسچینج بند نہ کر دیں۔ شغل مے نوشی اور قمار بازی بند نہ کر دو۔ یہ سب کچھ بند کر دو تو پھر تمہارا پروردگار تم سے راضی ہو جائے گا۔ پھر وہ کیا کرے گا؟ صرف یہ کہ تم پر کسی نیک اور صالح فرد کو حکمران کر دے گا جو کتاب اللہ سے تمہارا رشتہ جوڑ دے گا۔ ہم نے یہ رشتہ توڑا ہے۔ ہم اوپر لکھ آئے ہیں۔ قرآن کا لکھا برحق ہے۔ تم نے اللہ رحمٰن ورحیم کے ذکر (قرآن) سے منہ موڑا، اس نے تمہاری روزی تنگ کر دی۔ تم نے دین کو چھوڑا اور دنیا تم سے منہ موڑ گئی۔ تم روٹی کے پیچھے اور جوتے کے آگے دوڑ رہے ہو۔ تم نے آمریت دیکھی، صدارت دیکھی، پارلیمانی جمہوریت دیکھی پر فلاح نہ پائی۔ جو آیا اس نے تمہاری رگوں سے خون نچوڑا اور چلتا بنا۔ تم نے لیڈر بنائے مگر ہر لیڈر تمہیں دھوکا دے گیا۔ آؤ توبہ کرو۔ رسول اللہ ﷺ کو اپنا قائداعظم بناؤ پھر دیکھو اللہ تمہیں امریکی غلامی سے کیسے نجات دیتا ہے۔ تم بھی عجب بے ہوش قوم ہو۔ امریکی خیرات کھاتے ہو اور سرفرازی وہ مانگتے ہو جو معزز قوموں کا مقدر ہے۔ مال دوسروں کا کھاتے ہو اور پالیسی اپنی چلانا چاہتے ہو۔ آؤ ہم تمہیں سرفرازی اور آزادی کا سبق سکھائیں۔ سیدنا عمر فاروقؓ نے فرمایا: ''عمر کی گردن کسی کے سامنے نہیں جھک سکتی کیونکہ یہ گردن اللہ کے سامنے جھک چکی ہے''۔ تم دو میں سے ایک دربار میں جھکنے پر مجبور ہو۔ اللہ کے دربار میں جھک جاؤ وہ تمہیں جہانوں کا امام کر دے گا۔ نہیں تو امریکہ کے سامنے جھکے رہو ورنہ 5 ارب ڈالر کہیں سے نہیں ملیں گے۔ یہ کیا ہوا امریکہ کا مال کھانا، پھر اسے گالی دینا۔ تم مشرف کو بندہ فروشی کا الزام دیتے ہو۔ مگر ایمل کانسی کو امریکہ کے حوالے کس نے کیا تھا۔ مشرف سیانا تھا۔ جان بچا کر نکل گیا۔ بھٹو نے ایٹم بم کا نام لیا تو دار ورسن پر جھول گیا۔ ضیاء الحق نے ایٹم بم بنوایا تو فضا میں جان کی بازی ہار گیا۔ ڈاکٹر عبد القدیر نے ایٹم بم بنایا تو ہیرو سے زیرو ہو کر قیدِ تنہائی میں سایہ دیوار ہو کر رہ گیا۔ نواز شریف نے ایٹم بم چلایا تو تخت و تختے کے درمیان سے بمشکل بچا، حکومت گنوائی اور جلاوطنی کاٹی۔ باپ کے جنازے کو کندھا نہ دے سکا۔ یہ قیمت سب نے امریکی حکم سے سرتابی کی چکائی۔ مشرف کی دانش پر زرداری نے عمل کیا اور حکومت پائی۔ افغانستان کے بارے میں مشرف کی پالیسی چلائی۔ برادر کشی پر امریکی داد پائی۔ رہا خزانہ تو وہ سدا سے خالی تھا، خالی رہے گا۔ کیونکہ حکومت بے تدبیر، انتظامیہ کرپٹ اور بے رحم اور عوام اس سب کچھ سے لاتعلق، امور مملکت سے غافل، ملک لٹتا رہا، پھر ٹوٹ گیا، مگر عوام ٹس سے مس نہ ہوئے۔ اپنی گردن ہمیشہ جھکائے رکھی کہ مبادا ان کی اپنی لوٹ مار کا کوئی نوٹس لے لے۔ اس جھکی ہوئی گردن پر شیطان سوار ہو جائے یا کوئی ڈکٹیٹر، ان کی بلا سے!

آؤ، قدم بڑھاؤ، درتوبہ باز ہے۔ استغفار کرو۔ مسجدیں بھر دو، زنخے اور طوائف کو ویلیں دینا چھوڑ دو۔ ٹی۔ وی اور کیبل پر عریانی اور فحاشی پر مٹی ڈالو۔ مال روڈز اور فائیو سٹارز ہوٹلوں کے سبزہ زاروں میں اپنی ہی ماؤں

بہنوں کو جنسِ تماشانہ بناؤ۔ حیا کرو۔ ان غزالانِ عریاں پر چادرِ زہرا ڈالو۔ غیر اللہ کے آستانے چھوڑ دو تو وہ اللہ جو تم سے ناراض ہے، راضی ہو جائے گا۔ پھر باؤ چڑاور کوئی کالی چڑیل تمہیں نہ ڈرایا کرے گی۔ پھر نیٹو فورسز تمہارے بزدل وزیرِ دفاع کے حوصلے پست نہ کریں گے بلکہ نیٹو کے اجزائے ترکیب وہی فورسز ہیں، جو تم سے قادسیہ کے میدان میں ہمیشہ ہزیمت اٹھاتی رہی ہیں۔ تم اللہ کی غلامی کرلو، وہ تمہیں امریکہ کا آقا بنادے گا۔ موجودہ حکومت اپنے سو دن چھوڑ، دوسو دن پورے کر چکی ہے۔ اس سے اب تک کچھ بن نہیں پڑا۔ اس کی اس صفر کارکردگی پر اپنے مستقبل کا قیاس کرلو۔ دربارِ الٰہیہ میں جھک جاؤ تو جس رزق کے پیچھے بھاگتے پھر رہے ہو وہ تمہیں ڈھونڈتا پھرے گا۔ ورنہ روٹی کے پیچھے اور جوتے کے آگے بھاگتے رہو گے۔ (وما علینا الا البلاغ)

موت العالم موت العالَم

حضرت مولانا حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی کا سانحہ ارتحال

جماعت کے نامور بزرگ عالم دین حضرت مولانا حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی مورخہ 2 نومبر بروز اتوار کو داغ مفارقت دے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا مرحوم عظیم مبلغ، داعی الی اللہ اور عالم باعمل تھے، مرحوم تنظیمی لحاظ سے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ساتھ وابستہ تھے۔ رئیس الجامعہ نے اپنے ایک بیان میں مولانا مرحوم کی خدمات کو سراہا اور کہا کہ مسلک اہل حدیث کی ترویج واشاعت کیلئے آپ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ رئیس الجامعہ نے ان کے عظیم تبلیغی وتعلیمی مرکز ''البدر'' میں جاکر ان کے ورثاء سے تعزیت کی اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز جامعہ میں ان کی غائبانہ نماز جنازہ بھی ادا کی گئی۔

مولانا محمد اسحاق بھٹی کی اہلیہ کا انتقال پر ملال

مورخہ 4 اکتوبر بروز ہفتہ مورخ اہل حدیث مولانا محمد اسحاق بھٹی کی اہلیہ طویل علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ صوم وصلوۃ کی پابند وشب زندہ دار خاتون تھیں۔ رئیس الجامعہ نے مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب سے تعزیت کی، مرحومہ کی بخشش کی دعا کی نیز جامعہ میں ان کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔ جس میں جماعتی احباب کے علاوہ جامعہ کے اساتذہ اور طلبہ نے شرکت کی۔

اظہارِ تشکر

رمضان المبارک میں مجھے اچانک دل کی تکلیف ہوئی جس کی وجہ سے مجھے ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں داخل ہونا پڑا، اس دوران ڈاکٹر کرنل فرحان طیب نے کامیاب اینجیو پلاسٹی کے ذریعے دل کی بند شریان کھول دی، جس سے اللہ تعالیٰ نے مجھے صحت سے ہمکنار فرمایا، اس دوران جن احباب نے بذریعہ ٹیلیفون، خطوط یا تشریف لاکر میری بیمار پرسی کی اور اپنی مخلصانہ دعاؤں سے نوازا، میں ان سب کا تہ دل سے شکرگزار ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ وہ آئندہ بھی اپنی مخلصانہ دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔ الحمدللہ اب میں روبصحت ہوں۔ اس موقع پر میں اپنے مقامی، جماعتی احباب بالخصوص شیخ محمد اسحاق صاحب، محمود عدنان صاحب، ارشد محمود زرگر صاحب اور ارشد سیٹھی صاحب کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ جن کی خصوصی توجہ سے میرا کامیاب علاج ہوا۔ جزاھم اللہ خیرًا فی الدنیا والآخرۃ۔

طالب الدعوات: حافظ عبدالحمید عامر رئیس جامعہ علوم اثریہ جہلم 0321-5407072